

جمعہ کے دن درود

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

جمعہ کے دن درود پڑھنے کی فضیلت میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

❀ سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ،
وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ
مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ.

”جمعہ کا دن افضل ہے۔ اس دن سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن صور پھونکا
جائے گا اور سخت آواز ظاہر ہوگی۔ لہذا جمعہ کے دن مجھ پہ بکثرت درود پڑھیں
آپ کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔“

ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وفات کے بعد آپ پر درود کیسے پیش کیا
جائے گا؟ کیا آپ کا جسد مبارک خاک میں نہیں مل چکا ہوگا؟ فرمایا:
إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .
”یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجساد مقدسہ حرام قرار دیئے ہیں۔“

(مسند الإمام أحمد: 8/4، سنن أبي داود: 1047، 1531، سنن النسائي: 1375، سنن

ابن ماجه: 1085، 1636، فضل الصلاة على النبي للقاضي إسماعيل: 22)

اس حدیث کو امام ابن خزمیہ (1733)، امام ابن حبان (910) اور حافظ ابن قطان فاسی

(بیان الوهم والإيهام: 574/5) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔
 امام حاکم رحمہ اللہ (278/1) نے ”امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح“ کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(ریاض الصالحین: 1399، خلاصة الأحكام: 441/1، 814/2)

✿ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (م: 751ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ تَمَلَّكَ هَذَا الْإِسْنَادَ؛ لَمْ يَشْكْ فِي صِحَّتِهِ، لِنَفَقَةِ رُوَاتِهِ، وَشُهْرَتِهِمْ، وَقَبُولِ النَّائِمَةِ أَحَادِيثَهُمْ.

”سند کی تحقیق کریں گے، تو آپ اس کی صحت پر شک نہیں کر سکیں گے، کیوں کہ اس کے راوی مشہور ثقات ہیں اور ائمہ نے ان کی روایات قبول کی ہیں۔“

(جلاء الأفهام في فضل الصلاة علي محمد خير الأنام: 81)

تبصرہ:

یہ روایت منکر (ضعیف) ہے۔ اس سند میں عبد الرحمن بن یزید بن تمیم ہے، یہ ضعیف و منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری، امام ابو حاتم، امام ابو زرعہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ حدیث نے یہی کہا ہے۔ اس کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر (ثقة) قرار دینا خطا ہے۔
 اس حدیث کو امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ”منکر“ کہا ہے۔

(عِلَلُ الْحَدِيثِ لابن أبي حاتم: 529/2)

✿ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے: میں نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا

تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً؛ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ
عَامًا، فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تَقُولُ: اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَتَعْقِدُ وَاحِدَةً.
”جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی (80) مرتبہ درود پڑھا، اللہ اسی سال کے گناہ
معاف کر دے گا، سوال ہوا، اللہ کے رسول! درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ .

(تاریخ بغداد للخطیب: 463/13، العِلَلُ المتناہیة فی الأحادیث الواہیة لابن الجوزی

: 468/1، ح: 796، میزان الاعتدال للذهبی: 351/3)

سند ”ضعیف“ ہے، وہب بن داؤد بن سلیمان ابو القاسم کے متعلق خطیب بغدادی رحمہ اللہ
فرماتے ہیں:

كَانَ ضَرِيرًا، وَلَمْ يَكُنْ ثِقَةً .

”ناہینا تھا اور قابل اعتبار نہیں تھا۔“ (تاریخ بغداد: 463/13)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”متہم“ قرار دیا ہے۔

(تلخیص العِلَلُ المتناہیة: 530/2)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“ (العِلَلُ المتناہیة فی الأحادیث الواہیة: 468/1)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَسَنُهُ الْعِرَاقِيُّ، وَمِنْ قَبْلِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ، وَيَحْتَاجُ

إِلَى نَظَرٍ .

”حافظ عراقی رحمہ اللہ اور ان سے پہلے ابو عبد اللہ (محمد بن موسیٰ) بن نعمان رحمہ اللہ
(۶۸۳ھ) نے اسے حسن قرار دیا ہے، لیکن یہ بات محل نظر ہے۔“

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع، ص 199)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ عَامًا .

”مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر نور بن جائے گا۔ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی
مرتبہ درود پڑھا، اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

(أطراف الغرائب لابن الطاهر : 186/5 ، ح : 5095 ، الترغيب لابن شاهين : 22 ،

الغرائب الملتقطه لابن حجر : 466/5-467)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔

② حجاج بن سنان متروک ہے۔

(لسان المیزان : 481/2 ، تسديد القوس لابن حجر : 568/2)

③ عون بن عمارہ ضعیف ہے۔

④ سکین بن ابی سکین (یا زکریا بن عبد الرحمن) برجی کی توثیق نہیں۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

الْأَرْبَعَةُ ضُعَفَاءُ .

”چاروں راوی ضعیف ہیں۔“

(نتائج الأفكار، ص 56)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”منکر“ کہا ہے۔

(لسان المیزان: 2/178، 2/481)

